از افادات

مخدوم اہلسنت، آبروئے سنیت، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مرد مومن، مرد حق

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری علیہ الرحمہ

پیشکش

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلماً نحن عباد محمد صلی علیہ وسلماً

خلیفۂ دوم

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

ماخوذ: فضائل صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم

از افادات

مخدومِ اہلسنت، آبروئے سنیت، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مردِ مومن، مردِ حق

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری علیہ الرحمہ

آن لائن پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

خلیفۂ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے افضل ہیں اور انکے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اعلانِ نبوت کے چھٹے سال اسلام لائے۔ آپ کے قبولِ اسلام کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح دعا فرمائی، "اے اللہ! عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما"۔ اس حدیث میں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف آپ ہی کا نام لے کر دعا فرمانا مذکور ہے اور یہ آپ کے لیے بڑے شرف کی بات ہے۔

آپ کے اسلام قبول کرنے سے اسلام لانے والے مَردوں کی تعداد چالیس ہوگئی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "جب سے عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے، یہ دین روز بروز ترقی کرتا چلا گیا"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو دارِ اَرقم میں موجود مسلمانوں نے اس زور سے تکبیر بلند کی کہ اسے تمام اہلِ مکہ نے سنا۔ میں نے دریافت کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں، یقیناً ہم حق پر ہیں۔ میں نے عرض کی، پھر ہم پوشیدہ کیوں رہیں۔ چنانچہ وہاں سے تمام مسلمان دو صفیں بنا کر نکلے۔ ایک صف میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے اور ایک میں، مَیں تھا۔

جب ہم اس طرح مسجد حرام میں داخل ہوئے تو کفار کو سخت ملال ہوا۔اس دن سے رسول کریم ﷺ نے مجھے فاروق کا لقب عطا فرمایا کیونکہ اسلام ظاہر ہو گیا اور حق و باطل میں فرق پیدا ہو گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی شخص ایسا نہیں جس نے اعلانیہ ہجرت کی ہو۔جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہجرت کے ارادے سے نکلے، آپ نے تلوار حمائل کی، کمان شانے پر لٹکائی اور ہاتھ میں تیر پکڑ کر خانۂ کعبہ کا طواف کیا۔پھر وہاں موجود کفارِ قریش میں سے ایک ایک فرد سے الگ الگ فرمایا،

" تمہاری صورتیں بگڑیں، تمہارا ناس ہو جائے! ہے کوئی تم میں جو اپنی ماں کو بیٹے سے محروم، اپنے بیٹے کو یتیم اور اپنی بیوی کو بیوہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو! وہ آئے اور جنگل کے اس طرف آ کر مجھ سے مقابلہ کرے۔میں اس شہر سے ہجرت کر رہا ہوں"۔کفار کو آپ کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔

غیب جاننے والے آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد ہے، اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہی ہوتے۔آپ سے پانچ سو اُنتالیس (۵۳۹) احادیث مروی ہیں۔آپکی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ کی زوجہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں آقا و مولیٰ کے ساتھ رہے اور غزوۂ اُحد میں آپ نے ثابت قدمی دکھائی۔مصر کی فتح کے بعد وہاں کے گورنر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مصریوں کو انکے رواج کے مطابق ایک کنواری لڑکی دریائے نیل کی بھینٹ چڑھانے کی اجازت نہ دی تو دریائے نیل خشک ہو گیا۔اس پر گورنر نے آپ کی خدمت میں سب ماجرا لکھ بھیجا۔آپ نے ایک خط لکھ کر ان سے فرمایا، اس خط کو دریا میں ڈال دو۔

خط میں لکھا تھا،’’ اللہ کے بندے امیرالمومنین عمر کی جانب سے دریائے نیل کے نام! معلوم ہو کہ اگر تو خود بخود جاری ہوتا ہے تو مت جاری ہو، اور اگر تجھے اللہ تبارک وتعالیٰ جاری فرماتا ہے تو میں اللہ واحد وقہار ہی سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری کر دے‘‘۔جب یہ خط دریا میں ڈالا گیا تو دریا ایسا جاری ہوا کہ معمول سے سولہ گز پانی زیادہ چڑھ گیا اور وہ پھر کبھی خشک نہ ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر ساریہ رضی اللہ عنہ نامی شخص کی سربراہی میں جنگ کے لیے نہاوند بھیجا۔ کچھ دن بعد جمعہ کے خطبہ میں آپ نے تین بار فرمایا،’’اے ساریہ! پہاڑ کی طرف‘‘۔ جب لشکر کا قاصد آیا تو اس نے بتایا کہ ہمیں شکست ہونے کو تھی کہ ہم نے یہ آواز سنی،’’اے ساریہ! پہاڑ کی طرف‘‘۔ چنانچہ ہم پہاڑ کی طرف ہو گئے۔پس جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور ہمیں فتح ہوئی۔(مشکوٰۃ باب الکرامات)

آپ ہی نے سب سے اول ہجری تاریخ وسال جاری کیا اور حکومتی نظم ونسق کے لیے دفاتر وانتظامی شعبے قائم فرمائے۔آپ نے مساجد میں روشنی کا مناسب انتظام کیا۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ماہِ رمضان میں ایک مسجد میں قندیل روشن دیکھی تو فرمایا، اللہ تعالیٰ عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو روشن فرمائے کہ انہوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کر دیا۔

آپ اکثر صوف کا لباس پہنتے جس میں چمڑے کے پیوند لگے ہوتے۔اسی لباس میں دُرّہ لیے ہوئے بازار تشریف لے جاتے اور اہلِ بازار کو ادب وتنبیہہ فرماتے۔سادہ غذا کھاتے،عوام کے حالات جاننے کے لیے راتوں کو گشت کرتے۔

جب کسی کو عامل(گورنر) بناتے تو اسکے اثاثوں کی فہرست لکھ لیا کرتے نیز اسے عوام کی فلاح کے لیے نصیحتیں فرماتے،اور شکایت ملنے پر عامل کو بھی سزا دیتے۔

آپ کے دورِ خلافت میں بیشمار فتوحات ہوئیں۔ دمشق، بصرہ، اردن، مدائن، حلب، انطاکیہ، بیت المقدس، نیشاپور، مصر، اسکندریہ، آذربائیجان، طرابلس، اصفہان، مکران وغیرہ متعدد علاقے آپ ہی کے دور میں اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔

۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کو جب آپ نماز فجر پڑھانے لگے تو ایک مجوسی ابولولو نے آپ کو دو دھارے خنجر سے حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا۔ آپ نے خلیفہ کے انتخاب کے لیے ایک کمیٹی بنادی جو چھ اکابر صحابہ حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم پر مشتمل تھی کہ یہ باہم مشاورت سے ان میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کر لیں۔ اسی دن آپ کی شہادت واقع ہوگئی۔ آپ کی خواہش پر اُمُ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اجازت سے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیے گئے۔ (ماخوذ از تاریخ الخلفاء)

فضائلِ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قرآن میں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو مشرکین نے کہا، آج ہماری طاقت آدھی ہوگئی۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر مظہری، درمنشور)

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (الانفال: ۶۴)

"اے غیب کی خبریں بتانے والے! اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے"۔ (کنزالایمان)

آپ کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ کسی معاملے میں آپ جو مشورہ دیتے یا رائے

پیش کرتے ،قرآن کریم آپ کی رائے کے موافق نازل ہوتا۔

حضرت علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ قرآن کریم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آراء موجود ہیں جن کی وحیٔ الٰہی نے تائید فرمائی ہے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر بعض امور میں لوگوں کے رائے کچھ اور ہوتی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کچھ اور، تو قرآن مجید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق نازل ہوتا تھا۔(تاریخ الخلفاء: ۱۹۷)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا،''میرے رب نے تین امور میں میری موافقت فرمائی۔ مقامِ ابراہیم پر نماز کے متعلق ، پردے کے بارے میں اور بدر کے قیدیوں کے معاملے میں''۔(بخاری، مسلم)

محدثین فرماتے ہیں کہ ان تین امور میں حصر کی وجہ انکی شہرت ہے ورنہ موافقت کی تعداد اس سے زائد ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے رب نے مجھ سے اکیس (۲۱) باتوں میں موافقت فرمائی ہے۔جن کا تذکرہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ الخلفاء میں کیا ہے۔ان امور کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

1۔ حجاب کے احکام سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ازواجِ مطہرات کے سامنے طرح طرح کے لوگ آتے ہیں اس لیے آپ انہیں پردے کا حکم دیجیے۔اس پر یہ آیت نازل ہوگئی:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۔

''اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر مانگو''۔(الاحزاب: ۵۳، کنزالایمان)

2۔ ایک بار آپ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! ہم مقامِ ابراہیم کو مصلیٰ نہ بنالیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوگئی:

وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی۔

''اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ''۔(البقرۃ:۱۲۵، کنزالایمان)

3۔ بدر کے قیدیوں کے متعلق بعض نے فدیہ کی رائے دی جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنے کا مشورہ دیا۔اس پر آپ کی موافقت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

لَوْ لَا کِتَابٌ مِنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔

''اگر اللہ ایک بات پہلے لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو! تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا، اس میں تم پر بڑا عذاب آتا''۔(الانفال:۶۸، کنزالایمان)

4۔ نبی کریم ﷺ کا اپنی کنیز حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانا بعض ازواجِ مطہرات کو ناگوار لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا:

عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ۔

''اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ اُن کا رب اُنہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے''۔(التحریم:۳) بالکل انہی الفاظ کے ساتھ وحی نازل ہوگئی۔

5۔ حرمت سے قبل مدینہ طیبہ میں شراب اور جوئے کا عام رواج تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوی میں عرض کی ہمیں شراب اور جوئے کے متعلق ہدایت دیجیے کیونکہ یہ مال اور عقل دونوں ضائع کرتے ہیں۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ قُلْ فِیْھِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ۔

''تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں، تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے''۔

(البقرۃ:۲۱۹،کنزالایمان)

6۔ ایک بار ایک شخص نے شراب کے نشہ میں نماز پڑھائی تو قرآن غلط پڑھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر وہی عرض کی تو یہ آیت نازل ہوئی۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی ۔(النساء:۴۳)

''اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ ''۔(کنزالایمان)

7۔ اسی سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بار بار دعا کی ، الٰہی! شراب اور جوئے کے متعلق ہمارے لئے واضح حکم نازل فرما۔ یہاںتک کہ شراب اور جوئے کے حرام ہونے پر یہ آیت نازل ہوگئی۔

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْس ''مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ ۔

''بیشک شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ''۔(المائدۃ:۹۰)

8۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلَالَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ

(بیشک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی مٹی سے بنایا) نازل ہوئی۔(المؤمنون:۱۲) تو اِسے سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بے ساختہ کہا:

فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ۔

''تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا''۔اس کے بعد اِنہی لفظوں سے یہ آیت نازل ہوگئی۔(تفسیر ابن ابی حاتم)

9۔ جب منافق عبداللہ ابن اُبی مرا تو اُس کے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی نماز

جنازہ پڑھانے کے لئے درخواست کی ۔اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ ! عبداللہ ابن اُبی تو آپ کا سخت دشمن اور منافق تھا، آپ اُس کا جنازہ پڑھیں گے؟ رحمتِ عالم ﷺ نے تبلیغ دین کی حکمت کے پیشِ نظر اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ یہ آیت نازل ہوگئی:

وَ لاَ تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنۡھُمۡ مَاتَ اَبَدًا ۔

''اور جب ان (منافقوں) میں سے کوئی مرے تو اس پر نماز نہ پڑھیے''۔

یہ خیال رہے کہ حضور اکرم ﷺ کا یہ فعل صحیح اور کئی حکمتوں پر مبنی تھا جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس نماز کی وجہ سے اس منافق کی قوم کے ایک ہزار افراد اسلام لے آئے۔اگر آپ کا یہ فعل مبارک رب تعالیٰ کو پسند نہ ہوتا تو وہ وحی کے ذریعے آپ کو اسکی نماز جنازہ پڑھانے سے منع فرما دیتا۔جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کا صحیح ہونا عام منافقوں کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کے متعلق ہے۔

10۔اسی نماز جنازہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

سَوَ اءٌ عَلَیۡھِمۡ اَسۡتَغۡفَرۡتَ لَھُمۡ اَمۡ لَمۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَھُمۡ ۔

''ان منافقوں کے لیے استغفار کرنا نہ کرنا برابر ہے''۔اس پر سورۃ المنافقون کی یہ آیت نازل ہوئی۔(طبرانی)

11۔جس وقت رسول اکرم ﷺ نے جنگ بدر کے سلسلہ میں صحابہ کرام سے باہر نکل کر لڑنے کے سلسلہ میں مشورہ کیا تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نکلنے ہی کا مشورہ دیا اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

کَمَا اَخۡرَجَکَ رَبُّکَ مِنۡ بَیۡتِکَ بِالۡحَقِّ الخ ۔

”جس طرح اے محبوب! تمہیں تمہارے رب نے (لڑنے کے لئے) تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا اور بیشک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا“۔ (الانفال:۵، کنزالایمان)

12۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جب منافقوں نے بہتان لگایا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ فرمایا۔ آپ نے عرض کی، میرے آقا! آپ کا اُن سے نکاح کس نے کیا تھا؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ نے! اس پر آپ نے عرض کی، کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ کے رب نے آپ سے اُن کے عیب کو چھپایا ہوگا، بخدا یہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر عظیم بہتان ہے:

سُبۡحٰنَکَ ھٰذَا بُھۡتَانٌ عَظِیۡمٌ۔

اسی طرح آیت نازل ہوئی۔ (النور:۱۶)

13۔ابتدائے اسلام میں رمضان شریف کی رات میں بھی بیوی سے قربت منع تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں کچھ عرض کیا۔ اس کے بعد شب میں مجامعت کو جائز قرار دے دیا گیا اور آیت نازل ہوئی:

اُحِلَّ لَکُمۡ لَیۡلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَائِکُمۡ۔

”روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا“۔ (البقرۃ:۱۸۷، کنزالایمان)

14۔ایک یہودی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا، جبرئیل فرشتہ جس کا ذکر تمہارے نبی کرتے ہیں وہ ہمارا دشمن ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا:

مَنۡ کَانَ عَدُوًّا لِّلّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ جِبۡرِیۡلَ وَ مِیۡکَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ۔

''جوکوئی دشمن ہواللہ اوراس کے فرشتوں اوراس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا،تو اللہ دشمن ہے کافروں کا''۔(البقرۃ:۹۸) بالکل اِنہی الفاظ میں یہ آیت نازل ہوئی۔

15۔ دو شخص لڑائی کے بعد انصاف کے لیے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے۔حضور ﷺ نے ان کا فیصلہ کردیا لیکن جس کے خلاف یہ فیصلہ ہوا، وہ منافق تھا۔اس نے کہا کہ چلو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلیں اور ان سے فیصلہ کرائیں۔ چنانچہ یہ دونوں پہنچے اور جس شخص کے موافق حضور نے فیصلہ کیا تھا اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا،حضور نے تو ہمارا فیصلہ اس طرح فرمایا تھا لیکن یہ میرا ساتھی نہیں مانا اور آپ کے پاس فیصلہ کے لئے لے آیا۔آپ نے فرمایا، ذرا ٹھہرو میں آتا ہوں۔آپ اندر سے تلوار نکال لائے اور اس شخص کو جس نے حضور کا فیصلہ نہیں مانا تھا، قتل کردیا۔دوسرا شخص بھاگا ہوا رسولُ اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کی اطلاع دی۔آپ نے فرمایا، مجھے عمر سے یہ امید نہیں کہ وہ کسی مومن کے قتل پر اس طرح جرأت کرے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس منافق کے خون سے بری رہے۔

فَلَاوَرَبِّکَ لَایُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ الخ۔

ترجمہ:تواے محبوب !تمہارے رب کی قسم!وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو،اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں''۔(النساء:۶۵،کنزالایمان)

16۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک روز سو رہے تھے کہ آپ کا ایک غلام بغیر اجازت لیے اندر چلا آیا۔اس وقت آپ نے دعا فرمائی، الٰہی!بغیر اجازت گھروں میں داخل ہونا حرام فرما دے۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا۔

"اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو"۔

(النور:۲۷، کنزالایمان)

17۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ یہود ایک حیران و سرگرداں قوم ہے۔ آپ کے اس قول کے مطابق آیت نازل ہوئی۔

18۔ ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ ثُلَّةٌ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ

بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تائید میں نازل ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء)

چند موافقات اور فراستِ عمر رضی اللہ عنہ:

☆ آیت "الشیخ و الشیخة اذا زنیا" کا منسوخ التلاوت ہونا بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے سے موافقت رکھتا ہے۔

☆ جنگ اُحد میں جب ابوسفیان نے کہا، کیا تم میں فلاں ہے؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، "اس کا جواب نہ دو"۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اس قول سے موافقت فرمائی۔ اس واقعہ کو امام احمد رضی اللہ عنہ نے اپنی مُسند میں روایت کیا ہے۔

☆ ایک روز کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا، آسمان کا بادشاہ زمین کے بادشاہ پر افسوس کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا، مگر اس بادشاہ پر افسوس نہیں کرتا جس نے اپنے نفس کو قابو میں رکھا۔ یہ سن کر کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ! توریت میں یہی الفاظ ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سجدے میں گر گئے یعنی سجدۂ شکر بجا لائے۔ (ایضاً:۲۰۱)

☆ صحیح مسلم میں ہے کہ صحابہ نے نماز کے لیے بلانے کے متعلق مختلف تجاویز دیں تو سیدنا عمر

رضی اللہ عنہ نے کہا، ایک آدمی کو مقرر کرلو جو نماز کے وقت آواز دیکر لوگوں کو بلائے۔حضور ﷺ نے اس تجویز کو پسند فرمایا۔

☆مؤطا امام مالک میں ہے کہ ایک بار سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو نیند سے جگانے کے لیے کسی نے الصلوٰۃ خیر من النوم کہا تو آپ نے فجر کی اذان میں ان کلمات کو پڑھنے کا حکم دیا۔(مشکوٰۃ باب الاذان)

☆جنگِ یمامہ میں جب بہت سے حفاظ صحابہ کرام شہید ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفۂ رسول ﷺ، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی، اگر اسی طرح حفاظ شہید ہوتے رہے تو کہیں قرآن کی حفاظت کا مسئلہ نہ پیدا ہو، اس لیے قرآن کو کتاب کی صورت میں جمع کر دیا جائے۔آپ کے بار بار اصرار پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کام کے لیے راضی ہوئے۔یوں آپ کی فراست و دانائی کی وجہ سے قرآن کریم ایک جگہ کتاب کی صورت میں جمع کیا گیا۔(بخاری باب جمع القرآن)

☆اسی طرح آپ کے دورِ خلافت کے شروع تک لوگ الگ الگ تراویح پڑھتے تھے۔ آپ نے انہیں ایک امام کی اقتداء میں جماعت کی صورت میں تراویح پڑھنے کا حکم دیا۔تراویح میں قرآن کریم سنانے کی لگن میں مسلمان چھوٹے بڑے قرآن مجید حفظ کرتے ہیں اور حفاظ کرام اسے اہتمام سے یاد رکھتے ہیں۔

گویا آج قرآن کریم کا کتابی صورت میں محفوظ ہونا، حفاظ کرام کی کثرت اور قرآن کریم کا صحیح یاد رکھنا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کی فراست کے صدقے میں ہے جنہوں نے قرآن کریم کو کتابی صورت میں جمع کرنے کی اہمیت اُجاگر کی اور تراویح کو باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا۔

فضائلِ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، احادیث میں:

29۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ بے شک تم سے پہلی امتوں میں مُحَدَّثُ (صاحبِ الہام) ہوا کرتے تھے۔اگر میری امت میں بھی کوئی مُحَدَّثْ ہے تو عمر ہے۔(بخاری کتابُ المناقب، مسلم باب فضائل عمر)

30۔ انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام فرمایا جاتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔اگر ان میں سے میری امت میں بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔(بخاری کتابُ المناقب)

31۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور آپ کے پاس قریش کی چند عورتیں گفتگو کر رہی تھیں اور اونچی آواز سے کچھ مطالبہ کر رہی تھیں۔جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو وہ پردے کے پیچھے چھپ گئیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ ہنس رہے تھے۔ عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! آپ کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ مسکراتا رکھے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس تھیں اور جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے کے پیچھے چھپ گئیں۔آپ نے کہا، اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو مگر اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں؟ انہوں نے کہا، ہاں کیونکہ آپ سخت مزاج اور سخت گیر ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خوب اے ابنِ خطاب! قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، شیطان جب بھی تم سے کسی راستے میں ملتا ہے تو اپنا راستہ بدل لیتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

32۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا، یہ محل کس کا ہے؟ جواب ملا، عمر بن خطاب کا میں نے ارادہ کیا کہ اندر داخل ہوکر اسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کرسکتا ہوں۔ (بخاری، مسلم)

33۔ حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے گئے جنہوں نے قمیصیں پہنی ہوئیں تھیں۔ کسی کی قمیص سینے تک اور کسی کی اس سے بھی کم تھی۔ پھر مجھ پر عمر بن خطاب پیش کیے گئے تو ان پر بھی قمیص تھی اور وہ اسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ ﷺ! آپ نے اس قمیص سے کیا تعبیر لی ہے؟ فرمایا، دین۔ (بخاری، مسلم)

34۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ، میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ میں نے پیا، یہاں تک کہ سیرابی کو اپنے ناخنوں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ پھر بچا ہوا دودھ میں نے عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے ، یارسول اللہ ﷺ! آپ اس (دودھ) سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا، علم۔ (بخاری، مسلم)

35۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرما دیا ہے۔ (ترمذی)

36۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حق کو

عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے کہ وہ ہمیشہ حق بولتے ہیں۔(ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم)

37۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم اس بات میں شک نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینہ بولتا ہے یعنی ان کے ارشاد پر سب کو دلی سکون ملتا ہے۔اسے امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا۔(مشکوٰۃ)

38۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! اسلام کو ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے عزت دے۔صبح ہوئی تو اگلے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرلیا اور مسجد میں اعلانیہ نماز پڑھی۔(احمد، ترمذی)

39۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب کے ذریعے غلبہ عطا فرما۔(مستدرک للحاکم)

اس حدیث میں مذکور دعا میں کسی دوسرے شخص کا نام شامل نہیں ہے۔اس حدیث کو ابن ماجہ نے سنن میں اُمُ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔اسی حدیث کو طبرانی نے اوسط میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔(تاریخ الخلفاء: ۱۸۳)

40۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آسمان والے حضرت عمر کے ایمان لانے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔(ابن ماجہ، حاکم)

41۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے اس وقت سے ہم مسلسل کامیاب ہوتے آرہے ہیں۔(بخاری)

42۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا، اے رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے بہتر۔ حضرت ابوبکر نے کہا، آپ تو یوں کہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، سورج کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمر سے بہتر ہو۔ (ترمذی)

43۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا، رسول کریم ﷺ کے وصال کے بعد میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہوگئی تھیں۔ (بخاری)

44۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ (ترمذی، حاکم)

45۔ حضرت بُرَیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ کے لیے نکلے۔ جب واپس تشریف لائے تو ایک کالی لونڈی حاضر بارگاہ ہوکر عرض گزار ہوئی، یارسول اللہ ﷺ! میں نے نذر مانگی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو بخیریت واپس لوٹائے تو میں آپ کی خدمت میں دف بجاؤں گی۔

رحمتِ عالم ﷺ نے اس سے فرمایا، اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجالو، اور نہیں مانی تھی تو نہ بجاؤ۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے دف اپنے نیچے رکھی اور اس پر بیٹھ گئی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، اے عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا تھا لیکن یہ بجاتی رہی۔ ابوبکر آئے اور یہ بجاتی رہی، علی آئے اور یہ بجاتی رہی۔ پھر عثمان آئے اور یہ بجاتی رہی۔ جب اے عمر! تم اندر داخل ہوئے تو اس نے دف

نیچے رکھ لی۔رضی اللہ عنہم (ترمذی)

46۔ حضرت انس اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تین باتوں میں میرے رب نے میری موافقت فرمائی۔

۱) میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ ﷺ! کاش ہم مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیں تو حکم نازل ہوا، ''اور ٹھہرالو مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ''۔(۱۲۵:۲)

۲) میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! ہماری عورتوں کے پاس بھلے اور برے آتے ہیں، کاش! آپ انہیں پردے کا حکم فرمائیں۔اس پر پردے کی آیت نازل ہوگئی۔

۳) نیز جب نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات غیرت کھا کر جمع ہوگئیں تو میں عرض گزار ہوا، ''اگر آپ انہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو ان سے بہتر بدلے میں عطا فرمائے''۔پس اسی طرح آیت نازل ہوگئی۔(بخاری، مسلم)

47۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دوسرے لوگوں پر چار باتوں سے فضیلت دی گئی ہے۔

۱) بدر کے قیدیوں کے بارے میں جب آپ نے اُن کو قتل کرنے کے لیے کہا تو اللہ تعالیٰ نے (آپ کی تائید میں) فرمایا، ''اگر اللہ پہلے فیصلہ نہ کر چکا ہوتا جو تم نے کیا تو تم کو بڑا عذاب پہنچتا''۔(۶۸:۸)

۲) اور پردے کے معاملے میں جب آپ نے نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات سے پردے کے لیے کہا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا، اے ابنِ خطاب! آپ ہم پر بھی حکم چلاتے ہیں حالانکہ وحی ہمارے گھر میں نازل ہوتی ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا، ''اور جب تم نے کوئی چیز ان سے مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو''۔(۵۳:۳۳)

۳)اور حضور ﷺ کی دعا کے باعث کہ ”اے اللہ! عمر کے ذریعے اسلام کی مدد فرما“۔

۴)اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کے فیصلے کے باعث کہ سب سے پہلے اِنہوں نے بیعت کی۔(احمد، مشکوٰۃ)

48۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلے میں اور تمام اہلِ دنیا کا علم ترازو کے دوسرے پلے میں رکھ کر تولا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلہ ہی بھاری رہے گا کیونکہ علم کے دس حصوں میں سے نو حصے علم آپ کو دیا گیا ہے۔(طبرانی، حاکم، تاریخ الخلفاء:۱۹۵)

49۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت سے وہ آدمی جنت میں بڑے بلند درجے والا ہے۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، ہم اس آدمی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی مراد لیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے راستے پر چلے گئے یعنی وصال فرما گئے۔(ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ)

50۔حضرت مِسوَر بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا اور انہوں نے تکلیف محسوس کی تو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے تسلی دیتے ہوئے کہا، اے امیر المومنین! کیا آپ پریشان ہیں حالانکہ آپ رسولُ اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے اور اچھا ساتھ نبھایا۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو آپ سے راضی تھے پھر آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے اور اچھا ساتھ نبھایا۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ کی صحابہ کرام سے صحبت رہی اور اچھی صحبت رہی۔اگر آپ ان سے جدا بھی ہو جائیں تو وہ آپ سے راضی ہیں۔

فرمایا، تم نے رسول کریم ﷺ کی صحبت اور رضامندی کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

جواس نے مجھ پر فرمایا۔تم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اور رضامندی کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا۔اور جو تم میری پریشانی دیکھ رہے ہو یہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی وجہ سے ہے۔خدا کی قسم !اگر میرے پاس زمین بھر سونا بھی ہوتا تو میں اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا فدیہ ادا کر دیتا۔

(بخاری باب مناقب عمر بن خطاب)

51۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،جس شخص نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے عمر سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔اللہ تعالیٰ نے اہلِ عرفہ پر عموماً اور حضرت عمر پر خصوصاً فخر کیا ہے۔جتنے انبیاء کرام مبعوث ہوئے ہیں، ہر ایک کی امت میں ایک محدَّث ضرور ہوا ہے اگر میری امت کا کوئی محدَّث ہے تو وہ عمر ہے۔صحابہ کرام نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !محدَث کون ہوتا ہے؟ فرمایا،جس کی زبان سے ملائکہ گفتگو کریں۔

اس حدیث کی اسناد درست ہیں۔(طبرانی فی الاوسط،تاریخ الخلفاء:۱۹۴)

52۔حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،میرے بعد حق عمر کے ساتھ رہے گا خواہ وہ کہیں ہوں۔(تاریخ الخلفاء:۱۹۳،طبرانی)

53۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مرض ُالوصال میں دریافت کیا گیا،اگر آپ سے اللہ تعالیٰ یہ دریافت فرمائے کہ تم نے عمر رضی اللہ عنہ کو کیوں خلیفہ منتخب کیا تو آپ اس کا کیا جواب دیں گے؟ فرمایا،میں عرض کروں گا کہ میں نے ان لوگوں پر ان میں سے سب سے بہتر شخص کو اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا۔(تاریخ الخلفاء:۱۹۵،طبقات ابن سعد)

54۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،عمر اہلِ جنت

کا چراغ ہیں۔(تاریخ الخلفاء: ۱۹۳، البزار، ابن عساکر)

55۔حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب جاننے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کرکے فرمایا، یہی وہ ہستی ہے جس کے باعث فتنہ وفساد کے دروازے بند ہیں اور یہ جب تک زندہ رہے گا اس وقت تک تم میں کوئی پھوٹ اور فتنہ وفساد نہیں ڈال سکے گا۔(تاریخ الخلفاء: ۱۹۳، ازالۃ الخفاء)

56۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، مجھ سے جبرئیل نے کہا ہے کہ اسلام عمر کی موت پر روئے گا یعنی ان کی وفات سے اسلام کو بہت نقصان پہنچے گا۔(تاریخ الخلفاء: ۱۹۴، طبرانی)

57۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی شخص سے واقف نہیں جس نے جرأت کے ساتھ راہِ خدا میں ملامت سنی ہو۔(تاریخ الخلفاء: ۱۹۵)

58۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے (از راہِ کرم وعنایت) یہ فرمایا، ''اے میرے بھائی! ہمیں اپنی دعا میں نہ بھولنا''۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سَقَر　　اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

o—o--o